دودھ پلانے والی اور حاملہ کے روزے کا حکم

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبۂ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرحمن ضیاء اللہ سنابلی

حكم صيام المرضع والحامل

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

دودھ پلانے والی اور حاملہ کے روزے کا حکم

50005 :سوال: میری بیوی جو اپنے دس ماہ کے بچے کو دودھ پلا رہی ہے کیا اس کے لیے رمضان کا روزہ چھوڑنا جائز ہے؟

بتاریخ: 2004-03-20 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ

دودھ پلانے والی اور اسی طرح حاملہ عورتوں کی دو حالتیں ہوتی ہیں :

پہلی حالت :

اس کی وجہ سے روزہ اثر انداز نہ ہو، اور نہ ہی اسے روزہ رکھنے میں کوئی مشقت اور تکلیف ہو، اور نہ ہی اسے اپنے بچے کا ڈر اور خدشہ ہو ، ایسی عورت

پر روزہ رکھنا واجب ہے اوراس کے لیے جائز نہیں کہ وہ روزہ ترک کرے۔

دوسری حالت :

روزہ رکھنے کی صورت میں عورت کواپنے آپ پر یا پھر بچے کو نقصان لاحق ہونے کا خدشہ ہو، اوراسے روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو ایسی عورت کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن بعد میں وہ اُن چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرے گی۔

اوراس حالت میں اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل اور بہتر ہے، اور روزہ رکھنا مکروہ ہے ، جبکہ کچھ اہل علم نے تو یہ کہا ہے کہ اگر اسے اپنے بچے کا خطرہ ہو تو اس پر روزہ ترک کرنا واجب ہے اور روزہ رکھنا حرام ہے۔

مرداوی رحمہ اللہ تعالیٰ((الانصاف)) میں کہتے ہیں :

"ایسی حالت میں اس کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے ۔۔۔اور ابن عقیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ:"اگر حاملہ کو اپنے حمل کا اور دودھ پلانے والی

عورت کو حالت رضاعت میں اپنے بچے کو نقصان لاحق ہونے کا خطرہ ہو، تو ان کے لیے روزہ رکھنا حلال نہیں ہے، اور اگر ان کو کسی بھی چیز کا خدشہ اور ڈر نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا حلال ہے"۔ اھ- اختصار کے ساتھ ۔ دیکھیں: الانصاف للمرداوی (۷ / ۳۸۲)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

"جب حاملہ اور دودھ پلانے والی قوی اور چاک وچوبند اور بغیر کسی عذر کے روزہ نہ رکھے اور نہ ہی

وہ روزہ سے متاثر ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟

" حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے بغیر کسی عذر کے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر وہ کسی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھیں تو ان پر بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا واجب ہو گی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ}

" اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہو گی"

یہ دونوں عورتیں بھی مریض کی مانند ہی ہیں، اور جب ان کا عذر ہو کہ روزہ رکھنے سے انہیں بچے کو نقصان لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان ایام کی قضا کرلیں اور بعض اہل علم نے قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو گندم یا چاول یا کھجور وغیرہ بھی دینے کی بات کہی ہے۔

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: ہر حال میں انہیں روزوں کی قضا کرنی ہوگی، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں، اس لیے کہ کتاب وسنت میں کھانا کھلانے کی

کوئی دلیل نہیں پائی جاتی ہے ، اوراصل توبری الذمہ ہونا ہے، یہاں تک کہ اس سے کوئی دلیل مشغول کردے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے اور قوی بھی یہی ہے"۔اھ-

دیکھیں: فتاوی الصیام (ص : ١٦١)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ :

”اگر حاملہ عورت کواپنے آپ کو یا اپنے بچے کونقصان ہونے کا اندیشہ ہوتواس کے روزہ افطار کرنے کا حکم کیا ہے؟“

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کاجواب تھا :

ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ حاملہ عورت دوحالتوں سے خالی نہیں :

پہلی حالت: عورت قوی اور چست ہو، روزہ رکھنے سے اسے کوئی مشقت نہ ہو اور نہ ہی روزہ اس کے بچے پر کچھ اثرانداز ہو، توایسی عورت پر روزہ رکھنا

واجب ہے، اس لیے کہ روزہ ترک کرنے کے لیے اس کے پاس کوئی عذر نہیں۔

دوسری حالت: حاملہ عورت جسمانی کمزوری یا پھر حمل کے بوجھ کی وجہ وغیرہ سے روزہ رکھنے کی متحمل نہ ہو، تو اس حالت میں عورت روزہ نہیں رکھے گی، اور خاص کر جب بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس وقت بعض اوقات روزہ چھوڑنا واجب ہو جاتا ہے۔

اگر وہ روزہ نہ رکھے تو وہ بھی دوسرے عذر والوں کی طرح عذر ختم ہونے کے بعد روزہ قضا کرے گی،

اور جب ولادت سے فارغ ہو جائے تو نفاس کے غسل کے بعد اس پر ان روزوں کی قضا واجب ہے، لیکن بعض اوقات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حمل سے فارغ ہو تو اسے کوئی اور عذر درپیش آ جائے مثلا: دودھ پلانا، اس لیے کہ دودھ پلانے والی عورتوں کو کھانے پینے کی ضرورت ہوتی ہے، اور خاص کر گرمیوں کے موسم میں لمبے دنوں اور شدید گرمی میں تو اسے روزہ توڑنے کی سخت ضرورت ہو گی، تاکہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلا سکے

تو اس حالت میں بھی ہم اسے یہ کہیں گے کہ آپ روزہ نہ رکھیں بلکہ جب عذر ختم ہو جائے تو ترک کیے ہوئے روزوں کی قضا کرلیں گی "۔اھ-

دیکھیں: فتاوی الصیام (ص:۱٦۲)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فرمان ہے :

"حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ترک کرنے کی اجازت دی ہے :

انس بن مالک کعبی کی حدیث ، جسے احمد اوراہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان(دونوں) کو روزہ چھوڑے کی رخصت دی ہے اورانہیں مسافر کی مانند قرار دیا ہے۔

تواس سے یہ علم ہوا کہ وہ دونوں بھی مسافر کی طرح روزہ ترک کرکے بعد میں اس کی قضا کریں گی، اوراہل علم نے یہ ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کے لئے روزہ نہ رکھنا اسی وقت جائز ہو گا جب انہیں مریض کی طرح روزہ رکھنا مشکل ہو اور اس میں

مشقت ہو یا ان دونوں کو اپنے بچے کے بارے میں خطرہ محسوس ہو۔ واللہ تعالی اعلم۔ اھ۔

دیکھیں: مجموع الفتاوی (۱۵ / ۲۲۴)۔

اور دائمی کمیٹی کے فتوے میں ہے:

"حاملہ عورت کے لیے حمل کی حالت میں روزہ رکھنا واجب ہے، لیکن جب اسے روزہ رکھنے کی بنا پر اپنے آپ یا بچے پر خطرہ لاحق ہو تو روزہ ترک کرنے کی رخصت ہے، لیکن اسے ولادت اور نفاس

کے بعد چھوڑے ہوئے روزے بطور قضا رکھنے ہونگے"۔ اھ-

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۰ / ۲۲۶)۔

واللہ اعلم .

سائٹ اسلام سوال وجواب

(طالب دُعا: azeez90@gmail.com)